قلم تلوار

غازی شہید زندہ ہے

تحریر: قاری نوید مسعود ہاشمی

یکم ستمبر کو اسلام آباد میں وفاق المدارس کی طرف سے منعقد ہونے والے علماء کنونشن میں شرکت کی دعوت محترم قاری حنیف جالندھری نے بذریعہ ٹیلیفون راقم کو دی تھی، لیکن شومئی قسمت مجھے اپنے پہلے سے طے شدہ پروگراموں میں شرکت کیلئے خانپور، نواں کوٹ، رحیم یار خان اور صادق آباد جانا پڑ گیا، جس وقت جامع مسجد خلفاء راشدین اسلام آباد میں علماء کنونشن منعقد ہو رہا تھا میں روجھان میں واقع جامعہ عبداللہ بن غازی میں اپنے عظیم دوست اور امت مسلمہ کے غمخوار علامہ عبدالرشید غازی شہید کے مرقد مبارک کے سرہانے بیٹھا سوچ رہا تھا کہ ''واہ غازیؒ واہ'' جو مؤقف تو اپنی زندگی میں اکابرین اور قوم کو نہ سمجھا سکا تھا وہ مؤقف تیرے پاکیزہ خون نے سب سے منوا لیا ہے غازی شہید تو اپنے حصے کا فریضہ ادا کر کے اسلام آباد سے سینکڑوں میل دور جامعہ عبداللہ بن غازی کے ایک کونے میں سوں مٹی تلے پرسکون میٹھی نیند سویا ہوا ہے لیکن اسلام آباد میں علماء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے وفاق المدارس العربیہ کے سربراہ، ولی کامل شیخ الحدیث مولانا سلیم اللہ خان فرما رہے ہیں کہ ''انتخابی سیاست کے ذریعے ملک میں اسلام کا نفاذ نہیں ہو سکتا، مجلس عمل نے پانچ سالوں میں واک آؤٹ اور ڈیسک بجانے کے سوا کچھ بھی نہیں کیا، جمہوری سسٹم شریعت کے خلاف ہے جمہوری سسٹم سے نفاذ اسلام کبھی نہیں ہوگا، موجودہ وقت میں قومی اسمبلی اور سینٹ میں علماء کی جتنی بڑی تعداد پہنچی، اتنی بڑی تعداد پہلے کبھی نہیں پہنچی اور نہ ہی آئندہ اس طرح کا کوئی امکان ہے انہوں نے کہا کہ متحدہ مجلس عمل کے اتنے ارکان ہونے کے باوجود تحفظ حقوق نسواں بل پاس ہو گیا، اور ہم واک آؤٹ اور ڈیسک بجا کر احتجاج کرتے ہی رہ گئے، انہوں نے کہا کہ انتخابی سیاست سے کوئی فائدہ نہیں، مولانا فضل الرحمٰن کی صلاحیتوں پر ہمیں اعتماد ہے ہماری ان سے گزارش ہے کہ وہ انتخابی سیاست کو چھوڑ کر دوسرا انقلابی راستہ اختیار کریں، جس سے نفاذ اسلام ممکن ہو سکے، مجھے جب ایک صحافی دوست نے شیخ الحدیث کا یہ بیان ٹیلی فون پر سنایا تو مجھے ایک جھٹکا سا لگا اور میرے منہ سے بے اختیار یہ جملے نکلے کہ یہی تو علامہ عبدالرشید غازیؒ کا مؤقف تھا، وہ بھی تو جمہوریت کو طاغوتی نظام کا ایک حصہ ہی قرار دیتے تھے، غازی شہید کا کہنا بھی یہی ہوتا تھا کہ طاغوت نے مسلمانوں سے اسلامی نظام کے نفاذ کی جرأت اور طاقت چھیننے کیلئے ہمیں ''جمہوریت'' کا لولی پاپ تھما دیا ہے ہم اپنے مفاد کیلئے ہر کام میں طاقت استعمال کرنا جائز سمجھتے ہیں، لیکن جب بات اسلامی نظام کے نفاذ کی آتی ہے تو پھر، جمہوری تماشے کی آڑ میں طاقت بچانے کے مشورے دیئے جاتے ہیں، علامہ غازی کہا کرتے تھے کہ جمہوریت کے ذریعے چند یا چند سو افراد کو وزارتیں اور پروٹوکول تو مہیا کیا جا سکتا ہے لیکن اسلامی نظام کا نفاذ کبھی بھی ''جمہوریت'' کے ذریعے ممکن نہیں ہے کیونکہ مغربی جمہوریت اسلام کے عادلانہ نظام کی ضد ہے جس میں خچر، گدھا، گھوڑا سب برابر تصور کئے جاتے ہیں، غازی شہید کی یہ باتیں کرتے ہوئے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کرتے تھے کہ آپ ہی بتائیں کہ ساڑھے چودہ سو سال میں پہلے کبھی یہ ممکن ہوا ہے کہ طاغوت کے نظام کی پیروی کرتے ہوئے دنیا کے کسی علاقے، ملک، شہر یا قصبے میں اسلامی نظام نافذ ہوا ہے؟ میں جواب میں کہتا کہ ''نہیں'' تو پھر وہ یوں گویا ہوتے کہ دنیا میں جب بھی اسلامی نظام نافذ ہوا ہے تو وہ صرف اور صرف ''جہاد'' کی برکت سے ہوا ہے اور پاکستان میں گزشتہ 59 سالوں سے سرمایہ داروں، جاگیرداروں، وڈیروں، نوابوں، جرنیلوں اور سیاست دانوں نے جو گند ڈال رکھا ہے اس گند کو کبھی بھی ووٹ کے ذریعے صاف نہیں کیا جا سکتا، اگر اس گندگی کو صاف کر کے یہاں پر اسلامی نظام کے پھول بکھیرنے ہیں تو وہ اسلامی انقلاب کے ذریعے ہی ممکن ہو سکے گا، علامہ عبدالرشید غازی شہید کی باتیں میرے ذہن کے پردہ سکرین پر جگنو کی طرح چمک رہی تھیں، اکابر علماء اور علامہ غازی شہید کے مؤقف میں اس قدر ہم آہنگی پائی جاتی تھی، مگر اس کے باوجود ان کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے والی کون لوگ تھے؟

کن طاقتوں نے علماء کرام کو علامہ غازی شہید کی اجتماعی پشت پناہی سے باز رکھنے میں اہم کردار ادا کیا؟ یہ سب سوچتے ہوئے اچانک مجھے خیال آیا کہ علامہ غازی شہیدؒ کی قبر کی مٹی سے اٹھنے والی جانفزا مہک سے اپنی مشام جاں کو معطر کر کے روح کو تازگی بخشنا ان سوالات سے زیادہ اہم ہے عصر کا وقت ہو چلا تھا، غازی شہید کی قبر پر دس پندرہ چھوٹے طالبعلم قرآن پاک کی تلاوت کر رہے تھے، ہمیں دیکھ کر طالب علم اٹھ کر مسجد کی طرف چلے گئے تھے اب وہاں سکوت ہی سکوت تھا، گہرا سکوت، مجھ سے تھوڑی دور بزرگ عالم دین حضرت قاری عمر فاروق عباسی بھی آنکھیں بند کئے تلاوت کرنے میں مصروف تھے، میں نے موقع کو غنیمت جانا اور قبر سے مخاطب ہو کر کہا پیارے غازیؒ آپ کو مبارک ہو کہ آپ نے حسینیؒ کردار پر عمل کرتے ہوئے اندھی طاقت کے آگے جھکنے کی بجائے سر کٹوا کر قیامت تک حسینی کردار کی لاج رکھ لی، غازیؒ بھائی آپ کو ''حور والعین'' مبارک ہو، غازی صاحب مجھے امید ہے کہ آپ کی قبر جنت کا باغیچہ بن چکی ہے کیونکہ آپ کی قبر سے اٹھنے والی جنت کی خوشبو تو کم از کم یہی سمجھا رہی ہے اللہ

کے نبی ﷺ کا مبارک ارشاد ہے کہ شہید قیامت کے دن 70 آدمیوں کی شفاعت کر سکے گا، غازی بھائی قیامت کے دن مجھ گنہگار کو مت بھولئے گا، غازی بھائی آپ طاغوت کے نظام کو بدلنا چاہتے تھے، اور آپ کو شکوہ رہتا تھا کہ جمہوریت نے ہمارے سیاسی علماء کے دلوں کو زنگ آلود کر دیا ہے اب تو پاکستان کے تمام علماء آپ کے مؤقف کو درست مان کر آپ کے مشن کو پورا کرنے کا عہد کر چکے ہیں، یہ کہتے ہوئے نجانے کیسے آپ ہی آپ میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی، میں اپنے غازیؒ کو یاد کر کے روتا رہا، اور میں کیوں نہ روتا، غازیؒ نے کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا، کسی کا خون نہیں کیا تھا، غازی شہید کی والدہ ان کے مدرسے کے طلباء و طالبات ملک میں محمد الرسول اللہ کے نظام کے نفاذ کا مطالبہ کر رہے تھے، آخر ان کو کس جرم کی پاداش میں خاک و خون میں تڑپایا گیا، میری بیقراری اور بے چینی بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی، پھر میرے ساتھی محمد طاہر نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مخاطب ہو کر کہا کہ آپ غازی شہید کی قبر کی طرف سے اسلام آباد والوں کو کیا پیغام دیں گے میں نے کہا کہ شاید اس قبر میں سویا ہوا مرد قلندر یہ کہہ رہا ہو گا کہ اسلام آباد والو حسن فحاشی اور عریانی کے اڈوں، کرپشن، سود اور مساجد دشمنی کے خلاف ہم نے پر امن جدوجہد شروع کی تھی، دیکھنا اس اس جدوجہد کو رکنے مت دینا، اس تحریک کو ملک کے چاروں کونوں تک پھیلا کر اسے منطقی انجام تک ضرور پہنچانا، پاکستان کا مقدر اسلامی نظام ہے، جس طرح پاکستان بنانے کیلئے ایک بھرپور جدوجہد کرنا پڑی تھی، ایسے ہی پاکستان میں اسلامی نظام نافذ کروانے کیلئے ایک بار پھر بھرپور عملی کوششیں کرنا پڑیں گی، ان کوششوں کو کرتے ہوئے شاید خون بھی دینا پڑے جسموں کے ٹکڑے بھی کروانا پڑیں، کسی ڈر، خوف یا مصلحت کی وجہ سے پیچھے مت ہٹنا، کیونکہ اخلاص کی بنیاد پر دی گئی قربانیاں ضرور رنگ لایا کرتی ہیں۔ غازی عبدالرشید شہید جامعہ حفصہؓ زندہ بچ جانے والی بیٹیوں سے مخاطب ہو کر کہہ رہے تھے، کہ بیٹیو... تمہاری جرأت و استقامت کے چرچے تو جنت کی حوروں میں ہو رہے ہیں، تم جس جرأت و پامردی سے اسلامی نظام کے نفاذ، جامعہ حفصہؓ اور لال مسجد کی بحالی کیلئے سرگرداں ہو، اس پر اللہ پاک تمہیں بہتر جزا عطا کرے گا، مجھے پتہ ہے کہ تمہارے دل سخت مجروح ہیں، تمہیں اپنی سینکڑوں عفت مآب بہنوں اور سہیلیوں کی شہادت کا بہت غم ہے تمہارے مقدس گھر اور عظیم درسگاہ تعلیم گاہ جامعہ حفصہؓ کو ملبے کا ڈھیر بنا دیا گیا، تمہاری طالبات بہنوں اور طلباء بھائیوں کی لاشیں غائب کر دی گئیں لیکن اس کے باوجود تم نے حوصلہ نہیں ہارا، تم نے ڈر اور خوف کو اپنے قریب بھی پھٹکنے نہیں دیا، اور تم آج بھی پہلے ہی کی طرح اپنے مؤقف پر نابت قدمی سے ڈٹی ہوئی ہو، حفصہؓ کی بیٹیو! کاش کہ اس نازک موقع پر میں بھی تمہارے ساتھ کھڑا ہوتا، لیکن تمہیں پریشان ہونے یا فکرمندی کی کوئی ضرورت نہیں ہے پروردگار تمہارا سب سے بہتر حامی و ناصر اور مددگار رہے"، شام کے سائے ہر طرف ڈھلتے جا رہے تھے، میرے میزبان مولانا قاری عمر فاروق عباسی، واپس رحیم یار خان چلنے کیلئے اصرار فرما رہے تھے، میں غازی شہید کے مرقد مبارک سے اٹھا اور ان کے ساتھ یہ سوچتے ہوئے واپس ہو لیا کہ غازی شہید کو مارنے والے اسے چھلنی کر کے بھی "مار" نہ سکے بلکہ غازیؒ کو شہادت پا کر جو ابدی حیات ملی ہے ڈالروں اور پاؤنڈز کے یہ پجاری اسکا تصور بھی نہیں کر سکتے، پاکستان کی کوئی مسجد کوئی مدرسہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں غازی عبدالرشید کا محبت بھرا تذکرہ نہ ہوتا ہو۔ غازی شہید کے مشن سے وفادار رہنے کا عزم بالجزم نہ ہو رہا ہو، مرتو ہر انسان نے جانا ہے لیکن عبدالرشید شہید کی زندگی کیسی خوبصورت تھی، کہ زندہ رہا تو "غازی" بن کر اور جب دنیا سے گیا تو شہادت کے منصب جلیلہ پر فائز ہو کر اعلیٰ علیین میں مقام پا گیا۔

افق کی سرخ قبا سے سراغ ملتا ہے
ہمارا خون ستاروں میں جگمگائے گا
ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کوئی کہاں سے ہمارا جواب لائے گا

☆☆☆

ناقدو وقت کے افکار بدلنے کیلئے
میں نے مجبور زبانوں کو نوا بخشی ہے
کج کلاہوں کی رعونت کا اڑایا ہے مذاق
میں نے تاریخ کے چہرے کو ضیاء بخشی ہے